

ڈاکٹر محمد سفیر

ہجنگ + ۵ کا نفرنس تاریخ و مقاصد

نسوانیت ذن کا نگہبان ہے فقط مرد

تاریخی پس منظر

مغربی دنیا اور مشرقی معاشرہ میں عورت کے مقام و کردار کے بارے میں مختلف اسلوب رہے ہیں جو بالکل ایک دوسرے کے برعکس ہیں مغرب نے عورت کو خاص نقطہ نظر سے دیکھا ہے جبکہ مشرق میں عورت سے متعلق تصورات اور نظریات تقدیس و تکریم کے حامل تھے خاص طور پر تحریک احیائے علوم کے بعد یورپ نے جب مادی ترقی اور صنعتی ترقی کی طرف قدم بڑھائے تو اس علم میں عورت کا کردار محض ایک ورکر کا تھا جس اس کے بعد عورت گھر کی چار دیواری کی حد سے باہر نکلی آئی اور دن بدن عورت کا وجود معاشرہ میں بے وقعت ہوتا چلا گیا مغرب نے عورت کو جنس کی تسکین کا ذریعہ سمجھ لیا۔

بیسویں صدی میں مغرب اور امریکہ نے عورت کو اخلاقی طور پر دیوالیہ کر دیا جبکہ مشرقی اقدار و روایات ابھی تک مختلف تھیں مشرق میں عورت ایک خاص مقام کی حامل تھی اور خاندان کی وحدت کی علامت تھی۔ یورپ نے اس معاملے کی نزاکت کو بھانپتے ہوئے مشرقی معاشرے کی عورت سے اس کا عورت پن چھیننے کی منصوبہ بندی شروع کی تاکہ وہ اپنی طرح میں کے معاشرتی اور خاندانی نظام کو بھی کھوکھلا کر سکیں اسی ضمن میں تحریک آزادی نسوان کے نام سے یہودی لابی نے مختلف ممالک میں مختلف ناموں سے عورتوں کی انجمنیں قائم کیں ادھر یورپ اور امریکہ اس منصوبہ بندی میں بھی مصروف رہے کہ کس طرح ہم دنیا کو ایک نظام کے زیر نگیں کر سکتے ہیں ان کے مفکرین نے سوچ چار کے بعد نیو ورلڈ آرڈر کی صورت میں ایک نظام فکر و شناس کر لیا اس نظام کی ترویج و اشاعت کا سلسلہ بھی شروع ہوا اور اس نظام میں عورت کو پیسہ اور دولت اکٹھی کرنے کا ایک ذریعہ اور عنصر قرار دیا۔

اس سلسلے میں دنیا کے مختلف ممالک میں خواتین کے مسائل سے متعلق کانفرنسیں منعقدہ ہوئیں جو اقوام متحدہ کے پلیٹ فارم اور غیر ملکی حکومتی اداروں کے زیر اہتمام ہوئیں۔

اس سلسلے میں جو کانفرنسیں ہوئیں ان میں سے چند ایک یہ ہیں :

۱۔ عالمی خواتین کانفرنس میکسیکو امریکہ ۱۹۷۵ء

۲۔ عالمی خواتین کانفرنس وینزویلا ۱۹۷۵ء

- ۳۔ عالمی خواتین کانفرنس نیروٹی، کینیا ۱۹۸۵ء
- ۴۔ عالمی بہبود آبادی کانفرنس۔ قاہرہ، مصر ستمبر ۱۹۹۴ء
- ۵۔ عالمی خواتین کانفرنس بیجنگ، چین ۱۶ ستمبر ۱۹۹۹ء
- ۶۔ ایشیاء کی کانفرنس ہکا، تھائی لینڈ ۲۶ تا ۲۹ اکتوبر ۱۹۹۹ء
- ۷۔ چھٹی افریقی ممالک کی کانفرنس برائے خواتین اڈیس ابابا، اتھوپیا، مورخہ ۷ تا ۲۹ نومبر ۱۹۹۹ء
- ۸۔ دوسری عربی کانفرنس بیروت، لبنان دسمبر ۱۹۹۹ء
- ۹۔ یورپی کلچرل کانفرنس، جینوا، سویٹزرلینڈ ۱۹ تا ۲۱ جنوری ۲۰۰۰ء
- ۱۰۔ آٹھویں وٹو لاطینی امریکی کانفرنس لیما، پیرو ۸ تا ۱۰ افروری ۲۰۰۰ء
- ۱۱۔ بیجنگ کانفرنس نیویارک ۵-۹ جون ۲۰۰۰ء

ان تمام کانفرنسوں میں عورت اور اسکی شخصیت و کردار کے بارے میں مختلف مباحث اور اہداف طے کئے جاتے رہے اور اس میں بنیادی طور پر قدیم یونانی فلسفہ کے مطابق ”تہذیب“ کی حد یہ ہے کہ عورت ہو جائے اور عورت کی ترقی کی حد یہ ہے کہ طوائف بن جائے، کارویہ اختیار کیا گیا۔

عالمی بہبود آبادی کانفرنس قاہرہ ہو یا اس کے بعد بیجنگ میں منعقدہ خواتین کانفرنس اور دونوں کے مقاصد بالترتیب ہوں سامنے آئے۔

اول الذکر کے بعد کثرت و کلچر کو عام کرنے کی مہم تیز کی گئی جبکہ ثانی الذکر کا بنیادی مقصد عورت کے بنیادی حقوق کا تحفظ رکھا گیا جس کے ضمن میں جو سیاسی ایجنڈا طے پایا وہ کچھ اس طرح سے ہے۔

ضبط و تولید کی آزادی، خواتین کو اسقاط حمل کی اجازت، ہم جنس پرستی کو قانونی حیثیت دینے اور خواتین کو مسلمہ مذہبی و معاشرتی روایات کے علی الرغم بے محابا آزادی دینے کے معاملات شامل تھے۔

خاندانی نظام کو ختم کرنے کی مسلسل جدوجہد

Women 2000 کانفرنس یا بیجنگ + ۵ کانفرنس

اقوام متحدہ کے جنرل اسمبلی کے جاری کردہ سرکلر ۲/۱۰۰، مورخہ ۹/۱۲/۱۲ اور ۵۲/۲۳، مورخہ ۸۸/۴/۶ میں جولائی ۱۹۸۵ء میں منعقد ہونے والی خواتین سے متعلق کانفرنس کی پیش رفت کے بارے میں چند معلومات کو جمع کرنے کی تلقین کی گئی۔

کانفرنس میں طے پانے والے امور کے نفاذ کے بارے میں بھی پوچھا گیا اور اس کانفرنس کے اہداف پر عمل پیرا ہونے کی تاکید کی گئی۔

اسی سرگرمیوں میں حکومتوں سے ”کمٹی برائے عورت مرکز“ کے ذریعے مطالبہ کیا گیا کہ اپنے ممالک میں تمام حکومتیں منصوبہ بندی اور پلاننگ کریں اور اپنی تجاویز و منصوبہ بندی مرکز کو ارسال کریں۔

اکتوبر ۱۹۹۸ء میں اقوام متحدہ نے ایک فارم حکومتوں کو بھیجا جس میں بجنگ کانفرنس میں طے پانے والے امور سے متعلق سوالات کئے گئے تھے اور اس میں یہ بھی کہا گیا کہ جو اعتراضات اس ضمن میں درپیش ہوں انکو بھی جمع کر کے ارسال کیا جائے۔

ان جوابات کو سمجھنے کے لئے اپریل ۱۹۹۹ء کے آخر تک کا وقت مقرر کیا گیا مگر جوابات میں تاخیر ہوئی دسمبر ۱۹۹۹ء میں ۱۳۵ جوابات مرکز میں موصول ہوئے جبکہ ۱۸۹ جوابات کو موصول ہونا چاہیے تھا۔

اسکے بعد دوسرا مرحلہ طے کیا گیا تو اس وقت مئی ۲۰۰۰ء میں ۱۲۷ جوابات موصول ہوئے منصوبہ بندی والے جوابات کی تعداد ۱۱۹ رہی۔ اس پر فارمہ میں تین محور تھے۔

محور اول: اس میں دو جنسوں کے درمیان مساوات اور عورت کی فوقیت و برتری کی طرف زور دیا گیا۔
محور دوم: اس میں مالی معاونت کے لئے تنظیمات اور اداروں کا قیام اور فروغ شامل ہے جو عورتوں کے مسائل اور آزادی کی علمبردار ہوں۔

محور ثالث: درج ذیل امور کو اولیت دینا

- ۱۔ عورت اور غربت
- ۲۔ عورت کی تعلیم
- ۳۔ عورت اور حفظانِ صحت
- ۴۔ عورت اور تشدد
- ۵۔ عورت اور مسلح تصادم
- ۶۔ عورت اور معاشی عدم مساوات
- ۷۔ عورت اور حکومت،
- ۸۔ عورت کے انسانی حقوق
- ۹۔ عورتوں کی تعمیر و ترقی کے اداروں میں ۳۳ فیصد نمائندگی

۱۰۔ عورت کے ذرائعِ ابلاغ ۱۱۔ عورت اور معاشرہ ۱۲۔ چھوٹی بچی

اس کانفرنس میں دو اقسام کی کوشش کی گئی جو ماضی کے تسلسل سے ہم تک پہنچی ہیں ان میں قابل ذکر یہ ہیں: ایک رپورٹ تیار کی گئی جو تین اقسام پر مشتمل تھی:

- ۱۔ بجنگ کانفرنس کی عام صورتحال پیش کرنے والی
- ۲۔ اس کانفرنس میں طے پانے والے امور کی انسانی حقوق کی تفصیل و وضاحت کرنے والی

۳۔ اس میں نئے مسائل اور نئے افق کے تعین کے اہداف متعین کرنے والی اس سلسلے میں نیویارک میں ۱۷ تا ۱۹ مارچ کانفرنس ہوئی جو ۸۳ پیراگرافوں پر مشتمل ہے۔

ہیجنگ + ۵ کے لئے بین الاقوامی کی ایک تنظیم بنائی گئی جو مستقبل کی منصوبہ بندی کرنے کا کام کرے گی۔ یہ "DAW" جو کہ عورتوں کی آزادی کی علمبردار تنظیم ہے اس کے ماتحت کام کرے گی اور اس کا اجلاس ۱۰ تا ۱۲ نومبر ۱۹۹۹ء بمقام بیروت ہو چکا ہے اور اس میں تمام دنیا سے لوگ شریک ہوئے اس کا موضوع ہیجنگ + ۵ مستقبل میں کرنے کا فوری کام تھا۔

اس کے علاوہ "اسقاط حمل کی عالمگیریت میں اس کے آثار و نوعیت" کے حوالے سے بھی بحث ہوئی۔ اس ہی سلسلے کی ایک کڑی انٹرنیٹ پر "Watch Women" کی ویب سائٹ ہے جو عورتوں کے بارے میں بین الاقوامی تحقیقی ادارے "Instraw" اور اقوام متحدہ کے ادارے "Unifem" کی معاونت سے چل رہے ہیں۔ اس طرح ملکی سطح پر ایک نئے سلسلے کے آغاز کا پروگرام ہے جیسے Women Action 2000 کا نام دیا گیا ہے۔ اس کانفرنس میں ان تنظیمات اور اداروں کے اختلافات کو ختم کرنے کی کوشش بھی کی گئی تاکہ ہیجنگ کانفرنس کے اہداف حاصل کئے جاسکیں۔

ہیجنگ + ۵ کی سوچ

اس کانفرنس کے آخر میں ایک موضوع "جنس کے اعتبار سے قربت یا مساوی پن" پر بھی بحث کی گئی۔ اس کا مقصد عورت اور مرد کے حیاتیاتی تصویر تھلیق کا جائزہ لینا ہے جس میں ان کے باہمی جنسی و معاشرتی تعلق کی محدودیت تک نہیں رہتا بلکہ انہیں برابر و مساوی سطح تک لانا ہے اور ان کے حیاتیاتی فرق کو نظر انداز کرتے ہوئے ان کو ثقافتی اور معاشرتی طور پر محدود کرنا ہے۔

اس وقت یعنی ۱۸ اور ۱۹ جون کو دنیا دو قطبوں میں تقسیم ہو گئی ایک طرف مغربی ممالک 'یورپی اتحاد' امریکا شامل ہیں دوسری طرف بعض اسلامی ممالک اور کیتھولک ممالک شامل ہیں۔

پہلے قطب والے جنسی تعلیم کے قائل ہیں۔

اسقاطِ حمل کی اباحت کے قائل ہیں۔

جنسی آزادی اور ہم جنس پرستی کے قائل ہیں۔

نومبر ۱۹۹۹ء میں پیرو میں ہونے والی کانفرنس جس کا عنوان تھا "ہیجنگ + ۵ کام جن پر فوری عمل کی ضرورت" اس میں درج ذیل مباحث و موقف اختیار کیا گیا۔

ایسا نظام جس کی بنیاد مرد و عورت میں مساوات پر ہو اور ملکی سطح سے شروع ہو کر بین الاقوامی سطح

تک پہنچ جائے (رپورٹ صفحہ ۴)

- مرد کی اجارہ داری اور جنس برتری ابھی تک ہماری راہ میں رکاوٹ ہے ہمیں اس مسئلہ میں سنجیدگی سے غور کرنا چاہیے۔ (رپورٹ صفحہ ۷)

- بہت مواقع پر مرد اور عورت سے متعلق جنس کے موضوع پر مردوں سے سوالات اور بحث کی فضاء بنائی جائے اور اس بات پر غور کرتے ہوئے مردوں کا اجارہ داری کم کرنے کے نئے اور جدید طریقے دریافت کئے جائیں اور ”نظام البویت“ کو نئے سرے سے متعارف کرایا جائے (رپورٹ صفحہ ۸)

- تمام حکومتی اور غیر حکومتی تنظیمات، سیاسی جماعتوں، ذرائع ابلاغ میں، مساوات مرد و زن کے موضوع کو زیادہ سے زیادہ زیر بحث لایا جائے۔ (رپورٹ صفحہ ۱۰)

مساوات مرد و زن ترقی اور امن برائے اکیسویں صدی ۹ تا ۲۰ جون ۲۰۰۰ مقام نیویارک

نئے بنیادی خاکہ کے اعلان پر دستخط جس میں چال چلن، ضابطہ اخلاق اور ازدواجی معاملات سے متعلق اقوام متحدہ کی ہدایت درج ہیں۔

ایسی دستاویزات جن میں جنسی رجحان Sex Orientation کی بنا پر امتیاز برتنے کی مذمت کی گئی ہے نمبر پیرا 201h میں ہے۔ ”ایسے قوانین اعمال اور قواعد و ضوابط کو فروغ دیں ان کی تعمیل کرائیں جن سے جنس، نسل یا زبان، مذہب یا عقیدہ، معذوری، عمر یا جنسی رجحان کی بنا پر پائی جانے والی تفریق کی نفی ہو اور اس کا خاتمہ کیا جاسکے۔“ اس کو آخری شکل میں یوں جاری کیا جا رہا ہے۔

”102 جنسی رجحان کی بنا پر پائی جانے والی تفریق کو ختم کرنے کے لئے کارروائی کریں۔ ایسے قوانین پر نظر ثانی کریں یا انہیں منسوخ کریں جو ہم جنسی کو جرم قرار دیتے ہیں اس لئے کہ ایسے قوانین سے جو فضاء پیدا ہوتی ہے اس میں ان عورتوں کے خلاف امتیازی سلوک اور تشدد کو ہوا ملتی ہے جو نسوانی ہم جنسیت میں ملوث ہیں یا ملوث ہو سکتی ہیں لہذا ان کے خلاف اس طرح کے تشدد اور اذیت کا تدارک ضروری ہے یہاں بغیر کسی وضاحت کے یہ بھی درج ہے کہ مختلف سماجی، سیاسی اور معاشرتی حلقوں میں لوگوں نے کئی طرح کی گھریلو زندگی اختیار کر رکھی ہے جو لوگ اقوام متحدہ کی بولی سمجھتے ہیں وہ جانتے ہیں کہ ”کئی طرح کی گھریلو زندگی“ سے مراد ہم جنس عورتیں (Lesbians) ہم جنس مرد (Gays) اور دیگر جنسی رجحان والے افراد ہیں۔ انہیں عورتوں کا کتنا غم ہے کتنے

ہیں۔ عورتوں کو محنت مزدوری اور گھریلو کام کاج کے علاوہ افزائش نسل کا جو دہر اکام کرنا پڑتا ہے اس کا اعتراف نہ کرنے کا یہ نتیجہ ہے کہ دنیا میں عورتوں پر کام کے زیادہ بوجھ اور ان کے ساتھ غیر مساویانہ شراکت پر مستزاد مسلسل بڑھتے ہوئے بلا معاوضہ کام کے بوجھ اور بچہ پیدا کرنے کا جرت سے محرومی کا سلسلہ ختم ہونے کو نہیں آ رہا عورتوں میں غربت کم کرنے کی جو بھی کوشش کی جاتی ہے وہ غیر موثر ثابت ہوتی ہے لہذا اب وقت آ گیا ہے کہ عورتوں کو گھر کے کام کاج اور افزائش نسل کے کام کو پورا معاوضہ دیا جائے

خواتین اور جنسی کارکن "Sexual Workers" کے حقوق کی پاسداری کی بھی باتیں کی جا رہی ہیں۔

تعلیم نسواں کے پیچھے محرک اور انہیں گھر کا کام کاج نہ کرنے پر انہیں یوں اکسایا گیا ہے۔

عوام کو آگاہ کرنے کے لئے ایسے پروگرام ترتیب دیئے جائیں جن سے مرد و زن کی گھریلو ذمہ داریوں اور

کام کاج میں مساوی شرکت کے اصول پر رائے عامہ ہموار ہو۔

بیر نمبر 56M، 103C میں ہے "فیملی کورٹس قائم کئے جائیں اور قانون سازی کی جائے جو ایسے فوجداری

معاملات کا جائزہ لے جن کا تعلق گھریلو تشدد بشمول ازدواجی زنا بالجبر (Marital Rape) اور جنسی تشدد سے ہو

اور ایسے معاملات میں فوری انصاف مہیا کیا جائے۔"

اقوام متحدہ کی کاروائی عورت کو زنا، فحاشی اور اسقاط حمل کے حق سے نوازنے کے مترادف ہے اور اس کے

بارے میں ان کے نزدیک ابھی کافی "پیش رفت" کے باوجود کام ہاتی ہے کیونکہ بیجنگ ڈیکلریشن کے پیرا گراف ۹۵

کے مطابق عورتوں اور لڑکیوں کے افزائش نسل کے حقوق کو عام انسانی حقوق کا درجہ حاصل نہیں ہو سکا۔ مختلف

معاشرتی تحفظات کے خاتمہ کا مطالبہ بھی کیا جا رہا ہے۔

152d کے مطابق عورتوں کے خلاف ہر قسم کے امتیازی سلوک کے خاتمہ کے لئے کئے گئے معاہدہ پر عمل

درآمد کو یقینی بنائیں اس بارے میں آپ کے جو تحفظات ہیں انہیں کم کر دیں اور معاہدہ سے مطابقت نہ رکھنے

والے تحفظات واپس لیں۔

بیجنگ کانفرنس کے مندرجات کے نفاذ کا حاصل

اس کانفرنس سے متعلق جو رپورٹ تیار کی گئی ہیں اس کے پیرا گراف کی تعداد کو تین اقسام میں

دیکھا جاسکتا ہے اور اس دوسری قسم کو بہت اہمیت دی جا رہی ہے اور وہ ہے بھی بہت اہم جو کہ اس کانفرنس کے ان

بارہ نکات پر ابھرنے والے اعتراضات کے علاوہ ان نکات کی تصفیہ کا پہلو لئے ہوئے ہے۔

پورٹ کا اختتام مستقبل کے حوالے سے پیش آنے والے چیلنج اور اس کی منصوبہ بندی پر مشتمل ہے۔ اس کے

بیادی مسائل کیا ہیں ملاحظہ فرمائیں © rasailojaraid.com

شادی سے متعلق دولت و ثروت اور طلاق اور شادی میں تاخیر کا قانونی حق کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ ۱۹
پیرا گراف ۴۸۔ معاشرتی، ثقافتی سطح پر عورت کی حمایت میں بات کی جائے اور اس پر تشدد، تعداد ازواج، مرد کی
اجارہ داری وغیرہ جیسے معاملات کو چھیڑا جائے پیرا گراف ۱۰۲۱۰۰۔
اسقاط حمل کے بارے میں مختلف ممالک میں قانون سازی کی جائے پیرا گراف ۲۴۹ غیر سرکاری تنظیمات
کی زیادہ سے زیادہ تعداد اور ترقی کا فروغ اور اسکے ذریعہ بچنگ کا نفرنس کے ایجنڈے کا نفاذ۔ (پیرا گراف ۴۶۴، ۴۶۸)
اس سلسلے میں عالمی بینک، افریقی بینک، یورپی بینک نے بہت بڑی تعداد میں رقم مختص کی ہے جو صرف بچنگ
کا نفرنس کے ایجنڈے کے فروغ کے لئے دی جائے گی۔

بچنگ + ۵ کا نفرنس کے نتائج

اقوام متحدہ کو ماضی کے پانچ کام کرنے اور اس راہ میں حائل رکاوٹوں کا دور اک ہو گیا ہے اور آئندہ
آنے والے پانچ سالوں کی پابندی بھی کر لی گئی ہے۔ اب انہیں جس چیلنج کا سامنا ہے وہ تین اجزاء پر مشتمل ہے۔
مسوات مرد و زن، بھبود، سلامتی، اور اسی میں تمام نکات آجاتے ہیں جو بچنگ کا نفرنس میں طے کیے گئے
ہیں۔ عالم اسلام اور کیتھولک چرچ کے شدید احتجاج پر اس کو ”انسان کے بنیادی حقوق“ کا نام دے دیا گیا ہے۔
بچنگ + ۵ کا نفرنس اقوام متحدہ کے خصوصی کمیشن کا نام ہے۔ جس کا مقصد ایسی تحریکیں کا احیاء ہے جس کے تحت
بے حیائی اور اخلاقی بانگنگی کو فروغ حاصل ہو اس میں تقریباً ڈیڑھ ہزار مندوبین سرکاری طور پر اور ۲۵ ہزار خواتین
غیر سرکاری طور پر شریک ہوئیں۔

- جنس، نسل، مذہب، عقیدہ، جسمانی معذوری، عمر یا جنسی رجحان کی بنیاد پر امتیاز کی ممانعت کرنے اور
ختم کرنے کے لئے قوانین کی تیاری اور ان کا نفاذ کرنا (H-120)

- وہ قوانین جو ہم جنس پرستی کو جرم قرار دیتے ہیں ان کا جائزہ لینا اور انہیں منسوخ کرنا J-120
- خواتین پیداواری اور تولیدی، دونوں سرگرمیوں میں مصروف ہیں اس لئے انہیں گھریلو کام اور
تولیدی کام دونوں کا معاوضہ ملنا چاہیے تاکہ دنیا سے غربت ختم ہو سکے۔ J-101
- طوائفوں کو جنسی کارکن کا خطاب دینا اور انکے حقوق کے تحفظ کے لئے دنیا کو اپنے احکامات سے
مجبور کرنا J-102

- گھریلو مذہداریوں کا شریاتی تجزیہ ممکن ہونے کی بنا پر خواتین پر نامناسب بوجھ پڑنے کی وجہ سے جو
موازنہ ہے اس کے لئے قانون سازی کی کوشش کرنا J-103

- ازدواجی عصمت درمی کے لئے عدالتیں قائم کرنا
- عائلی تشدد اور جنسی بدسلوکی جیسے مجرمانہ معاملات کے لئے قانون سازی کرنا (M56,6-103)
- قومی سطح پر قانونی اور انتظامی اصلاحات کے ذریعے عورتوں کو معاشی وسائل 'جائیداد اور حقوق وراثت ایسے تمام معاملات میں مردوں کے مساوی حقوق دینا۔
- عورتوں کو زنا اور اسقاط کا قانونی حق دینا۔
- خواتین کے خلاف ہر طرح کا امتیازی سلوک ختم کرنا (D-102)
- خواتین کے سلسلے میں تمام موجودہ اور مستقبل کی قانون سازی کا جائزہ لینا تاکہ اس کنونشن سے مطابقت اور مکمل تعمیل کو یقین بنایا جائے (E-102)

اس کانفرنس میں طے کئے گئے بارہ ڈکٹائی ایجنڈوں کی توثیق اقوام متحدہ سے ہونے کے بعد تمام ممبر ممالک پر حمانہ فذ کرنے کا پروگرام تھا اسکی خلاف ورزی پر اقوام عالم ”مجرم ملک“ کے خلاف ایکشن لینے کی مجاز قرار دی گئی تھیں۔

کانفرنس کے درپردہ مضمرات

- امریکہ نیورڈ آرڈر کے ذریعے اپنے ممکنہ حریف اسلام کا کردار ختم کرنا چاہتا ہے۔
- ملٹی نیشنل کمپنیوں کو مضبوط اور مستحکم کرنے کے لئے مغرب کو ہر جگہ بستی لیبر اور خام مال چاہیے۔ مرد و عورت کی تمیز ختم کر کے ہی یہ مقصد حاصل کیا جاسکتا ہے ساتھ ہی مزاحمت کرنے والی دینی قوت بھی غیر موثر ہو کر رہ جائے۔

اب ان حالات میں غور کرنے کی ضرورت ہے کہ جب Women's Empowerment کا ہائیڈروجن بم جو پھٹے گا تو انسانیت کے ذرات فضاؤں میں اڑیں گے۔

اور ان ہی ذرات کا اثر ہے کہ ہیلری کلنٹن کا کہنا ہے کہ امریکہ کی نوجوان لڑکیوں کا سب سے بڑا مسئلہ قانونی طور پر منعقدہ شادی سے پہلے ہی ان کا ماں بن جانا ہے (روزنامہ جنگ ۲۵ مارچ ۱۹۹۵)

بل کلنٹن نے بھی امریکی معاشرے کی تباہی کا رونا روتے ہوئے بیان دیا کہ ”روحانیت کا فقدان امریکہ کو اپنی گرفت میں لے رہا ہے“ (اکتوبر کانومسٹ)

ان تمام حالات کو مد نظر رکھتے ہوئے چین، کیتھولک ممالک اور مسلم ممالک نے اس کو شدید مخالفت کی ہے اور اس تمام ترکوشش کو جنسی بے راہروی اور لباہیت کے فروغ کا ذریعہ قرار دیا ہے۔

اب اگر ان تینوں گروہوں کا مابین لیا جائے تو ان میں کس قدر مخالفت سب سے زیادہ اہم اور قابل

توجہ ہے اگر عیسائیت کی تاریخ کا جائزہ لیا جائے تو عیسائیت نے تعلیمات عیسوی کو چھوڑ کر آزادی کی راہ اختیار کی تو اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ عیسائیت اپنا اصل وجود تک کھو بیٹھی اور ہر برائی افراط و تفریط نے اس میں جگہ بنالی یہی نہیں بلکہ اخلاقی تعلیمات کا بھی سرے سے وجود ختم ہو گیا اور عیسائی معاشرے جنس پرستی اور ہوائے نفس کا شکار بن گئے اور آج اگر کیتھولک چرچ اس بات کی مخالفت کر رہا ہے تو اس میں ہم مسلمانوں کے لئے عبرت و نصیحت کے کئی پہلو موجود ہیں جنہیں اگر سمجھانہ گیا تو پھر ہمارے معاشرے بھی بد اخلاقی اور لبا حیت کا شکار ہونے سے محفوظ نہیں رہ سکیں گے ہمارے معاشروں میں جس طرح عورتوں کے حقوق کی جنگ لڑنے والے ادارے جو عورت کو چادر اور چار دیواری میں نہیں دیکھ سکتے انہیں سر بازار رونق جمال بن دینا چاہتے ہیں اس کے ساتھ ساتھ ہمارا میڈیا اس میں ان کا بھرپور ساتھ دے رہا ہے اور خاندانی منصوبہ بندی کنڈوم کلچر ایڈز کے پھاؤ سے متعلق ایسی چیزیں روشناس کر رہا ہے جو بہتری کے بجائے مزید خرابی پیدا کر رہی ہیں۔

ضرورت اس امر کی ہے کہ عورت کے مقام کا تعین کیا جائے اور ہمارے معاشرے میں جس کو مکمل اسلامی معاشرہ نہیں کیا جاسکتا اس میں عورت کے ساتھ ہونے والی نا انصافی کا ازالہ کیا جائے اور اسلام نے عورت کو جو مقام دیا ہے وہ اس کو دیا جائے اور اغیار کے کلیہ کو اختیار نہ کریں کیونکہ ایسا کرنا بالکل ایسا ہے جیسے ٹخنل میں ٹاٹ کا پیوند لگا جائے۔

اور یہ بات طے ہے کہ عورت پر مرد کو قوام اگر بنایا گیا ہے تو اس میں شک کی گنجائش نہیں اس سے یہ بات ثابت نہیں ہوتی کہ اسلام سرے سے عورت کی صلاحیت سے ہی منکر ہے ایسا نہیں۔

بلکہ بقول اقبال: نسوانیت زن کا نگہبان ہے فقط مرد

پس عالم اسلام کا بھی فرض ہے کہ وہ بھی بن الاقوامی سطح کے فورم بنائے جہاں پر ”عورت اور اسلام کی تعلیمات“ جیسے موضوعات پر اہل قلم کو غور و فکر اور مستقبل میں اس کے بارے میں ممکنہ صورت حال کو مد نظر رکھتے ہوئے عالم اسلام ہی کو نہیں مغربی دنیا کو بھی یہ باور کرادے کہ اس منصوبہ بندی پر عمل کرتے ہوئے ہم عورت کو اس جائز اور عورت کے شایان شان مقام پر فائز کرنا چاہتے ہیں اور مغرب کو اس معاملے میں تقلید پر مجبور کریں کہ ہم ہمیدوں کی صورت مغرب کی تقلید کا شعار اختیار نہیں کریں گے۔ رسول اللہ نے فرمایا جو جس قوم کی مشابہت اختیار کرے گا وہ ان ہی میں سے ہے اگر ہم نے ایسا کیا تو پھر ان کے جراثیم سے بچ نہیں سکیں گے آئیں ہم ان سے اثر لینے کی بجائے ان پر اثر انداز ہونے کا عزم کر لیں یقیناً کامیابی ہماری ہوگی۔